حضرت مولانا المحترم جناب مولوی شاہ سید سلیمان اشرف

اور

مسٹر ابوالکلام آزاد سے

۱۴ ر رجب ۱۳۳۹ھ کو اندرون جلسہ جمعیۃ العلماء بریلی میں ہوا

مسمی بہ

روداد مناظرہ

مرتبہ

شعبہ علمیہ جماعت رضائے مصطفےٰ علیہ افضل الصلاۃ والثنا بریلی

خانقاہ عالیہ رضویہ

جسکو

اراکین جماعت مبارکہ نے باہتمام سید انتظام علی خاں [illegible]

قیمت [illegible]

روداد مناظرہ

جناب مولٰنا مولوی سید سلیمن اشرف صاحب و مولوی ابوالکلام صاحب آزاد اندرون جلسہ جمعیۃ العلما بتاریخ ۱۹، ۲۰ رجب ۱۳۳۹ھ بمقام بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جمعیۃ العلما کی جانب سے جلسہ بریلی کے اعلان کے لئے متعدد اشتہار شائع کیے جن میں مخالفین پر اتمام حجت کیا جانا اپنا مقصد ظاہر کیا۔ جماعت رضائے مصطفٰے کی طرف سے اوس کے صدر شعبہ علمی نے ۱۰ رجب روز دوشنبہ کو ایک اعلان مناظرہ بنام اتمام حجت تامہ ستّر سوالات پر مشتمل شائع کیا اور ایک معزز وفد کے ہاتھ یہ مطبوع اعلان ناظم جمعیۃ العلما کے پاس بھیجا یا وفد کی تمام کارگزاریاں اشتہار عنوانی (معززین اہلسنت کی توجہ ضرور ہے) میں ۱۲ رجب کو شائع ہو چکیں اسمیں بھی طلب مناظرہ کا شدید تقاضا تھا جب متواتر مطبوعہ تقاضوں پر اودھر سے صدائے برنخاست تو ۱۳ رجب کو بوقت صبح پھر ایک خط بطلب مناظرہ و تعیین وقت مولٰنا مولوی ظفر الدین صاحب مولٰنا مولوی امجد علی صاحب۔ مولٰنا مولوی حسنین رضا خاں صاحب نے صدر جمعیۃ العلما مولوی ابوالکلام صاحب آزاد و عبدالماجد صاحب بدایونی ناظم جمعیت کے نام جلسہ عام میں بھیجا اسوقت مولٰنا مولوی سید سلیمن اشرف صاحب بھی تشریف لے آئے تھے اونھوں نے بھی طلب مناظرہ میں اپنے دستخط فرما دیے پھر منفرد خط بھیجا جس کا ذکر آگے آتا ہے اس خط جماعت کا بھی جواب اون لوگوں نے نہ دے سکتے تھے نہ دیا مگر یہ مناظرہ کا جو تھا مطالبہ تھا جسکا جواب ۲۰ کی شب میں مولوی ابوالکلام صاحب صدر کی ایک عجیب تحریر آئی جسمیں اتمام

بحث تامہ کے ستر سوالات کے جواب دینے سے صاف اعراض اور قطعی گریز کرتے ہوئے اپنی طرف سے ایک جدید فرضی واختراعی مورد بحث مسئلہ تحفظ وصیانت خلافت اسلامیہ و ترک موالات واعانت اعداء محاربین اسلام وغیرہ ایجاد کر کے اعلیٰحضرت قبلہ سے مناظرہ طلب کیا۔ ان امور کو محل نزاع ٹھہرانا محض بے بنیاد اور غلط و باطل صریح مغالطہ تھا اعلیٰحضرت کی متعدد تحریریں آٹھ سال سے اب تک شائع ہوتی رہیں جنہیں تحفظ وصیانت مملکت اسلامیہ و مقامات مقدسہ کو ہر مسلمان کے لیے فرض وضروری اور موالات واعانت جملہ مشرکین و کفار کو ممنوع و حرام بلکہ منجر بکفر بتایا ہو لہذا یہ مسائل کسی طرح بحث کی صلاحیت نہ رکھتے تھے امور بحث طلب وہی تھے جنسے مولوی ابوالکلام صاحب نے اعراض کیا اور تحفظ وصیانت غیر مختلف فیہ مسائل کو اپنے گریز کا پردہ بنایا دوسری پہلو تہی یہ کی کہ حضرت امام اہلسنت پر مناظرہ ٹالا اور حضرات اربعہ جو طالب مناظرہ ہوئے اونکے مناظرہ سے مونھ چھپایا حالانکہ اون کے اعلانوں میں عام مخالفین کا ذکر تھا مولوی ابوالکلام کا بحث بدلنا امور غیر متنازع فیہ میں مناظرہ چاہنا امور متنازع فیہ سے قطعًا اعراض کرنا مناظرین سے مونھ چھپانا ہر ناگفتنی حیلہ سے مناظرہ ٹالنا قابل ملاحظہ ہو مولوی ابوالکلام صاحب کی مشہور زبان زوری سے یہ حرکات بہت تعجب ہوتیں مگر حقیقت اونکی کمزوری اس پر اونھیں مجبور کر رہی تھی پھر بھی مناظرین نے اونکی کسی پہلو تہی پر خیال نفرمایا اپنی کوشش تحقیق حق کو غیر متزلزل رکھا اور اخیر وقت دو خط بھیجے ایک جماعت مناظرین اصحاب اربعہ نے دوسرا خاص جناب مولٰنا مولوی سید سلیمٰن اشرف صاحب بہاری نے مولوی عبدالماجد بدایونی ناظم جمعیۃ العلما اور مولوی عبدالودود صاحب سکرٹری کمیٹی استقبالی کے نام اپنے مناظرہ کا جماعت کے خط کا مولوی ابوالکلام صاحب نے پھر کوئی جواب ندیا نہ جب نہ آجتک اور بعونہ تعالٰے قیامت تک نہیں دیسکتے ہاں مولوی سید سلیمٰن اشرف صاحب کو اونکے خط کا جواب عبدالودود صاحب نے یہ دیا کہ ہر کس وناکس سے نزاع ومخاصمہ کرنا خدام ملت کے نزدیک بے نتیجہ اور بے سود ہے اور وہی گریز جو مولوی ابوالکلام صاحب نے کی تھی اس خط کا جواب ۱۴ رجب وقت صبح مولوی سید سلیمٰن اشرف نے یہ دیا کہ جلسہ جمعیۃ العلما منعقدہ بریلی کا رقعۂ دعوت حقیر کے پاس بھیجا فقیر نے شرکت سے قبل امر مابہ النزاع کا تصفیہ چاہا آنجناب

اس بے بضاعت کو ناکس قرار و دیگر گفتگو سے اعراض فرماتے ہیں امام اہلسنت مجدد مائۃ
حاضرہ سے طالب مناظرہ ہوتے ہیں انصاف شرط ہے کہ رقعۂ دعوت فقیر کے پاس بلاواسطہ
بھیجا جائے اور گفتگو کی جب نوبت آئے تو اسے کس و ناکس کہا جائے اوس کے احقاق
حق کو نزاع و مخاصمہ قرار دیا جائے کیا یہی شیوۂ خدام ملت ہے آخر میں نہایت ادب سے
گزارش ہے کہ براہ کرم قبل نماز جمعہ فقیر کو اپنے جلسے میں بحیثیت سائل حاضر ہونے کی اجازت
عطا فرمائیں جماعت مناظرین اصحاب اربعہ نے مولوی ابوالکلام صاحب کو پھر تقاضائے جواب
چھٹی بار طلب مناظرہ و تعیین وقت کا اور خط بھیجا۔ جماعت کے اس خط کا اونھوں نے حسب دستور
کوئی جواب نہ دیا البتہ مولوی سید سلیمان اشرف صاحب کو جوابی تحریر دی جسمیں وہی گریز اختیار
کی اور امور غیر متنازع فیہا کا مورد بحث ہونا شرط مناظرہ قرار دیا اور امور متنازع فیہا فروعی
البحث واصل منشاء خلافت میں مناظرہ سے یہ کہکر صاف انکار کردیا کہ ان امور (غیر متنازعہ)
کے علاوہ فی الحال دوسرے مباحثات سے اس مناظرہ کو کچھ علاقہ نہوگا۔ یہ حیلہ حوالہ اور ٹال مٹول
دیکھکر بھی کیا یہ واضح ہوجانے میں کوئی کسر رہگئی تھی کہ جمعیۃ العلما کے ارباب اقتدار اپنی اور
کارکنان خلافت کمیٹی کے ضلالات و بطالات میں مناظرہ سے عاجز ہیں صرف حیلہ حوالہ نکالکر
وقت گزارنا مقصود ہے۔ تاہم مسلمانوں کی ہدایت اور اتمام حجت کیلئے مولنا سید سلیمان اشرف
صاحب اپنے انفرادی خط کی بنا پر اور مناظرین خدام آستانۂ رضویہ اپنے مطالبۂ پنج یوم کامل کی
بنا پر مناظرہ کے لئے جمعیۃ العلما کے پنڈال میں بعد شام بہت شان و شوکت کے ساتھ پہنچے ہزاروں
مسلمان اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے اور آگے آگے نعت خواں نعت شریف پڑھتے ہمراہ تھے
یہ جماعت کی طرف سے مناظرہ کا ساتواں مطالبہ تھا منتظمین جلسہ جمعیۃ العلما نے علمائے کرام کو نہایت
احترام و احتشام کیساتھ لیجاکر اونچے مقام صدر پر بٹھایا مولوی احمد سعید دہلوی تقریر کر رہے تھے
اونھوں نے اپنی تقریر میں اپنی پوری کوشش مجمع کو اپنے موافق جوش دلانے میں صرف کردی تاکہ
ہمارے مناظرین کی تقریروں سے عوام کچھ اثر نہ لیں تقریر ختم ہونے پر مولانا سید سلیمان اشرف صاحب
کو صدر جلسہ مولوی ابوالکلام صاحب نے ۲۰ منٹ کا وقت دیا لیکن اصحاب اربعہ مناظرین جماعت
رضائے مصطفٰے کو وقت نہ دیا گیا مولوی سید سلیمان اشرف صاحب نے یوں تقریر شروع کی حضرات

فقیر کی حاضری کی غایت اور خطاب کا مقصد صرف اسقدر ہے کہ نہایت وضاحت اور صراحت سے امر بابہ الاتفاق اور بابہ الاختلاف کو آپ حضرات کے سامنے پیش کر دوں۔

مسئلہ خلافت و تحفظ و صیانت اماکن مقدسہ اور ترک موالات یہ وہ مسائل ہیں جنہیں نہ صرف یہ فقیر بلکہ تمام علمائے کرام نہیں بلکہ تمام عامہ مسلمین ہمیشہ متفق اللسان ہیں۔ ترکوں کی خلافت بمعنی قوت و حامی ایک امر مسلم ہے خدمت حرمین شریفین ہر مسلمان پر فرض کفایہ ہے نیز محافظت حرمین شریفین بھی ہر مسلمان پر فرض کفایہ ہے سلطنت ترکی علاوہ ازیں کہ اسلام کی قوت و حامی ہے ہم مسلمانوں کی طرف سے ان دونوں کے فریضہ کی انجام دینے والی ہے۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے انصر اخاک ظالما او مظلوما یعنی اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرو عام ازیں کہ وہ ظالم ہو یا مظلوم صحابہ کرام نے عرض کیا کہ مظلوم کی اعانت تو ظاہر ہے لیکن ظالم بھائیوں کی کیونکر مدد کریں فرمایا ظالم کا ہاتھ ظلم سے روکو یہ اوس کی اعانت ہے پس جبکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی مدد پر مامور ہو تو پھر سلطان اسلام اور سلطنت اسلام کی نصرت و اعانت کی اہمیت کا اسی سے اندازہ کر لیا جائے سلطنت ترکی ہماری دینی بھائی اوس پر اسلامی سلطنت اور سپر اسلام کی قوت و حامی پھر حرمین شریفین کی خادم و محافظ بس اوسکی اعانت اور نصرت نہ صرف مسلمانان ہند بلکہ تمام مسلمانانِ عالم پہ بقدر استطاعت فرض ہے۔

حاضرین جلسہ۔ یہ وہ مسائل شرعیہ ہیں جسے نہیں صرف اسوقت بیان کر رہا ہوں بلکہ آج سے دس برس پیشتر فقیر نے کہا لکھا چھاپا ملک میں شائع کیا۔ میرا و نیز دیگر علمائے اہلسنت و جماعت کا آپ سے اختلاف اس مسئلہ میں ہرگز نہیں ہاں اختلاف اسمیں ہے کہ آپ ہندوؤں سے موالات برتتے ہیں اور مسلمانوں کو حرام و کفریات کا مرتکب بناتے ہیں۔ تفصیل اسکی یہ ہے موالات ہر نصرانی و یہودی سے ہر حال میں حرام اور قطعی حرام یاایہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاریٰ الآیہ۔ نصرانی اور یہودی خواہ فریق محارب ہوں یا غیر محارب یا غیر محارب مطلقًا موالات اون سے حرام اور مطلقًا حرام۔

ہر کافر سے موالات حرام خواہ محارب ہو یا غیر محارب لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء آپ حضرات انگریزوں سے تو موالات حرام بتاتے ہیں اور کافروں سے موالات نہ صرف

جائز بلکہ عین حکم الہی کی تعمیل بتاتے ہیں۔ دلیل میں سورہ ممتحنہ کی آیت لا ینھٰکم اللّٰہ الآیۃ پیش
فرماتے ہیں کیا یہ کھلی تحریف نہیں آیت کریمہ میں کافر غیر محارب کے ساتھ اجازت بر و اقساط کی ہے
نہ کہ موالات کی یعنی محبت و اتحاد و خلوص و اخلاص جو آپ برت رہے ہیں براہ کرم آپ کسی
مفسر کسی محدث کسی فقیہ کا قول اس ثبوت میں پیش فرمادیں کہ بر و اقساط موالات کے مرادف
ہے یا یہ ثابت کیجئے کہ سورہ ممتحنہ کی یہ آیت ناسخ ہے اون آیات متعددہ کثیرہ کی جنمیں مطلقاً
ہر کافر و بیدین سے موالات کو منع فرمایا گیا ہو لفظ ولا و تولی جبکہ کلام پاک میں بکثرت
جابجا نازل ہوا پھر اس لفظ کا مفہوم و مصداق کیا علمائے مفسرین نے بیان نہیں فرمایا جو کچھ
علمائے دین نے اپنی تحقیقات سے موالات کے معنی بیان کئے ہیں اوس پر عمل پیرا ہوجیئے نہ کہ
اپنی طرف سے ایک معنی ایجاد کیجئے ہمیں بتایا جائے کہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں کسنے
سورہ ممتحنہ کی آیت کو ناسخ قرار دیا کسنے بر و اقساط کو مرادف موالات کہا آپ حضرات
نے بر و اقساط کو موالات کا مرادف قرار دیتے ہوئے بیشمار اقوال و افعال کفر و حرام کا
ارتکاب کیا اور مسلمانوں کو اوسے عین تعمیل حکم الہی بتایا تفصیل اسکی اس آدھ گھنٹہ میں
ناممکن تعداد اونکی تقریبًا ۔ آج چند باتیں محض بطور مثال کے پیش کرتا ہوں سب سے پہلے جلسہ
خلافت کا دہلی میں منعقد ہوتا ہے مسٹر گاندھی اس جلسہ کے پریزیڈنٹ ہوتے ہیں مولوی
عبد الباری صاحب اثنائے تشکر و امتنان میں اسکا اعلان فرماتے ہیں کہ مسٹر گاندھی کی
تقریر سے یہاں تک متاثر ہوا ہوں کہ میں نے گائے کی قربانی اپنے یہاں سے اوٹھادی
پھر اسی قربانی کے مسئلہ کے لئے حدیث شریف میں تحریف ہوئی براہ کرم ارشاد ہو کہ انگریزوں
سے ترک موالات کیا اسی کا مستلزم تھا کہ مسلمانوں کی صدیوں کا حق ملکی اور مذہبی اسطرح
قربان کر دیا جائے مولوی عبد الباری صاحب یوں تحریر فرمائیں کہ میں مسٹر گاندھی میں
اونکو امام بنا لیا ہے جو وہ کہتے ہیں وہی کرتا ہوں ؎

عمر یکہ بآیات و احادیث گذشت — رفتی و نثار بت پرستی کردی

کسی کافر کو پیشرو بنانا اور کسی کافر کا پسرو بننا بت پرستی پر آیات و احادیث کی عمر کو نچھاور
کرنا حرام ہے کفر ہے آپ کے رکن نے بیان کیا اخباروں میں چھپا اور شائع ہوا کہ دستو

خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو اگر دین نہیں تو دنیا تو ضرور ملجائے گی کیا یہ صریح کفر نہیں حق سبحانہ
فرماتا ہو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اس آیت پاک میں حق سبحانہ نے جسے رسی ڈوری
ارشاد فرمایا ہے کیا اوسے مضبوط پکڑنے کو ارشاد فرمایا ہے تاکہ دنیا ملے دین کھو کر جو دنیا کہ
حاصل کیجائے وہ ممنوع ہے ارباب دین کے پاس دنیا خدمتگزاری دین کے لئے ہے مگر کیا
دنیا کمانے کے لئے آپ نے قشقہ لگایا گاندھی کی جے ایک دو جگہ ایک دو بار نہیں بلکہ بیسیوں
جگہ بیسیوں بار پکاری کہ مہاتما گاندھی کی جے جس طرح صلیب علامت تثلیث ہے کیا قشقہ
علامت شرک نہیں کیا آپکی غیرت تقاضا کرتی ہے کہ شرک کی علامت قشقہ اپنی پیشانیوں پر
لگائیے آپ ہمارے سامنے سمرنا وغیرہ کے مظالم بیان کرکے ہمارے جذبات اوبھارتے ہیں
مگر کیا ہندوؤں نے آرہ شاہ آباد کٹار پور وغیرہ میں قربانی بند کرنے کے لئے ایسے ہی مظالم
نہیں کئے قرآن مجید نہیں پھاڑے۔ عورتوں کی بے حرمتی نہیں کی۔ مسلمانوں کی جانیں نہیں
لیں مسجدوں میں بے ادبیاں نہیں کیں۔ آج آپ سبز گنبد کی بے ادبی ہونے سے غیرت دلاتے
ہیں مگر کیا آپ کے لئے یہ غیرت کی بات نہیں تھی جبکہ یہ کہکر دربار نبوت و رسالت کی اہانت
کی گئی کہ اگر نبوت ختم ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے۔ آپ نے اسپر کیوں نہ انکار کیا
کیوں خاموش رہے۔ ہندوستان میں ہمیں بھی ہندوؤں سے کم رہنے کا حق نہیں حضرت
عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانے میں ہم یہاں آئے اسلامی فوج کے ایک دستہ نے
مقام تہانہ پر حملہ کیا دوسرے نے دیبل پر اور اسوقت میں ہمنے اپنے خون بہا کر ہندوستان
میں رہنے کا حق حاصل کیا ہم اور ہندو دونوں ہندوستان کے ملکی مفاد سے تعلق رکھتے ہیں اور
اس مفاد ملکی کے حصول کے لئے ہندو ہمارے ساتھ ملکر کوشش کر سکتے ہیں۔ آپ ملکی مفاد
اور بہبود کے لئے ملکر کوشش کیجئے۔ مگر جہاں سے مذہبی حدود آئیں مسلمان الگ اور ہندو
الگ۔ ہم اپنے مذہب میں ہندوؤں سے اتحاد نہیں کر سکتے غرض مقامات مقدسہ و خلافت
اسلامیہ کے مسائل میں ہمیں خلاف نہیں ہندوستان کے مفاد کی کوشش کیجئے اس سے
ہمیں خلاف نہیں۔ خلاف اون حرکات سے ہے جو آپ لوگ منافی و مخالف دین کر رہے ہیں
ان حرکات کو دور کر دیجئے ان سے باز آئیے انکی روک تھام کیجئے عوام کو ان سے باز رکھئے تو

اس فقرے سے ہمکو اتفاق نہیں ۱۲ منہ

بلکہ بعد بھی دین سے محرومی کا خیال گذر سکتا ہو کیا وہ ڈوری اسلئے مضبوط پکڑے

خلافت اسلامیہ و ممالک مقدسہ کی حفاظت ہندوستان کی ملکی مفاد کی کوششیں ہم بھی آپکے ساتھ ملکر کرنے کو تیار ہیں"۔

جناب مولوی سید سلیمان اشرف صاحب کی اس تقریر کے بعد ابوالکلام صاحب کھڑے ہوئے اور یہ تقریر کی کہ مجھے مولوی سلیمان اشرف صاحب اپنے دوست قدیمی کے اگرچہ اب وہ مجھے فراموش کر چکے ہوں گے اس طرح سنجیدگی و صفائی سے اپنے امور مابہ النزاع ظاہر کرنے سے بہت مسرت ہے۔ مگر مجھے ثابت ہو گیا کہ ہمارے دوست کو غلط فہمی ہوئی ہے اور جناب مولوی سلیمان اشرف صاحب پر دو الزام قائم کئے ایک بسبب حجرہ نشینی واقعات سے بیخبری کا۔ دوسرے بے تحقیق و تفتیش حال مجرد اخبار پر مواخذات کی بنا کرنے کا جسکی مثال میں خود اپنی نسبت یہ واقعہ بیان کیا کہ لوگوں نے یہ خبر اڑائی ہے کہ میں نے ناگپور کے خلافت کمپ میں نماز جمعہ کے خطبہ اولیٰ میں مسٹر گاندھی کی تعریف میں ستودہ صفات خجستہ ذات وغیرہ الفاظ کہے حالانکہ یہ محض افترا ہے مجھپر اور کہا کہ یہاں کسنے قشقے کی اجازت دی۔ کسنے مہاتما گاندھی کی جے پکارنے کو کہا۔ بلکہ میں خود تو مہاتما کے یہ معنی تک نہیں جانتا کہ وہ کوئی تعظیم کا لفظ ہے۔ بلکہ یہ سمجھتا تھا کہ ہندوؤں کے کچھ لقب وغیرہ ہوتے ہیں جو اون کے ناموں کے جزء ہو جاتے ہیں لوگ اوسے مہاتما کا نعرہ و کلمہ معنی تعظیمی کو ملحوظ رکھکر نہیں کرتے ہمارے یہاں کے کس ذمہ دار شخص نے کہا کہ اگر نبوت ختم نہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے۔ یہ کفر کا کلمہ کون مسلمان کہہ سکتا ہے اور جے قشقہ وغیرہ حرکات مخالف دین پر ہم سخت نفرین کرتے اور برا جانتے ہیں ہر گز ہمنے انکی اجازت نہیں دی بلکہ شوکت علی کے تلک کی ارتھی کو کاندھا دینے کی خبر مجھے کلکتے میں ہوئی تو میں نے بذریعۂ تار اون کو تلقین توبہ کی[1] پھر ہم پر عوام کی حرکات سے کیا الزام جبکہ نہ خود ہمارے یہاں کے ذمہ دار اشخاص اونھیں کرتے ہیں نہ عوام کے لئے اونھیں روا رکھتے ہیں۔ نفس موالات تمام کفار سے خواہ وہ حربی ہوں یا غیر حربی یقیناً حرام اور ممنوع ہے اور ہم کب اسے جائز بتاتے ہیں ہاں ہم خادمان ملت مقاصد صالحہ حمایت سلطنت و مقامات مقدسہ کے لئے ہنود سے ایسی صلح جس سے ہمارے دین میں مداخلت نہیں ہوتی اور وہ خود اس پر آمادگی ظاہر کرتے ہیں جائز جانتے ہیں قربانی گاؤ کے متعلق مواخذہ مولانا سلیمان اشرف صاحب[2] ابوالکلام صاحب خاموش گزرے

اور مولوی عبد الباری صاحب کے خط کے متعلق کہا کہ وہ صوفیانہ رنگ میں لکھا گیا ہے لیکن ہم اس سے قطع نظر کرکے بھی کہتے ہیں کہ کوئی غیر مسلم کسی مسلم کا ہرگز پیشوا و رہنما نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کی پیشوائی و رہنمائی ایک ذات حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے اور اونکی نیابت سے علما کے لئے ہے۔ میں صاف کہتا ہوں کہ ہمارے ہندو بھائی بائیس کروڑ ہیں اگر وہ بائیسوں کروڑ گاندھی ہوں اور مسلمان اونکو اپنا پیشوا بنائیں اور اونکے بھروسہ پر رہیں تو وہ بت پرست ہیں اور گاندھی اونکا بت۔ ابوالکلام کی تقریر کے ختم ہونے پر مولانا برہان الحق صاحب نے فرمایا کہ اخبار زمیندار لاہور کے خلافت کانفرنس ناگپور کے ایک ماہ بعد تک کے پرچے دیکھ لیجئے اونہیں لیڈروں کے جہاں مقولے گنائے ہیں وہاں آپکی نسبت ہے کہ آپ نے کانفرنس کیمپ میں خطبہ جمعہ پڑھا اور اوسمیں گاندھی کی تعریف کی جسکے الفاظ مجھے یاد نہیں مگر ماحصل یہ ہے کہ گاندھی کے صفات جمیلہ بیان کئے اسپر ابوالکلام صاحب نے کہا کہ میں نے یہ پرچے نہیں دیکھے اگر اوسمیں ایسا لکھا ہو تو کذب بحت ہے لعنۃ اللہ علی قائلہ۔ مولانا برہان الحق صاحب نے فرمایا آپ یہ تکذیب ہی طبع کراکر شائع کیجئے نیز اخبار تاج کے حوالے سے کہا کہ آپنے گنگا وجمنا کی سرزمین کو مقدس کہا۔ اس سے بھی ابوالکلام صاحب نے سخت تحاشی کی اور لعنۃ اللہ علی قائلہ کہا۔ اب مولوی سید سلیمن اشرف صاحب جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور تقریر میں فرمایا کہ ابوالکلام صاحب مجھے حجرہ نشینی اور بے خبری کا الزام دیتے اور کہتے ہیں کہ آیات میں تحریف کرکے ہنود سے موالات کس ذمہ دار شخص نے جائز بتائی کیا حکیم اجمل خانصاحب ذمہ دار شخص نہیں پھر اونکا مطبوعہ خطبہ دیکھیے جسکی ہزاروں کاپیاں شائع ہوئیں۔ دہلی کی جمعیۃ العلماء میں پڑھا گیا علماء کو اوسمیں مخاطب کیا۔ اوسمیں آیہ ممتحنہ پڑھی اور امام ابن جریر سے اوسکی تفسیر نقل کی اوسمیں تحریف کی اور اوس تحریف کی بنا پر علماء کو مخاطب کرکے کہا کیا اب بھی اس آیت میں ہنود سے موالات کا اثبات نہیں ہوا اگر اب بھی کوئی شخص نہیں سمجھتا تو خدا اوسکو سمجھائے اونکا حضرات علماء نے یہ تحریف سنی اور سکوت کیا تو وہ سب ذمہ دار ہوئے آپ کہتے ہیں کہ قشقہ وغیرہ حرکات کی ہمنے کب اجازت دی مگر آپنے عوام کے سامنے ہنود سے اتحاد کو کیوں اسطرح مفصل و مشرح کرکے نہیں پیش کیا کہ ان امور میں اتحاد کرو اور ان امور

ہیں الگ رہو آپنے انکے سامنے مجمل صورت میں اتحاد پیش کیا جس سے وہ ان حرکات میں مبتلا ہوئے
پھر آپ ان حرکات کی ذمہ داری سے کیسے الگ ہو سکتے ہیں مسلمانوں نے ہولی کھیلی۔ صبغۃ اللہ کو
چھوڑ کر ہولی کا رنگ اختیار کیا آپنے کیوں نہ اونھیں اس سے تاکید باز رہنے کی کی تو کیا آپکا سکوت
آپ پر ذمہ داری نہیں ڈالتا خود آپ کے شہر بریلی میں گاندھی کو سپاسنامہ پیش کیا گیا جسمیں گاندھی
کی نسبت کہا گیا ع خاموشی از ثنائے تو حدِ ثنائے تست

کیا آپ حضرات نے اسپر کچھ انکار کیا آپکا یہ سکوت آپ پر الزام نہیں لاتا مولوی عبد الباری صاحب بڑے ذمہ دار
عالم اپنے خط میں آپنے آپکو مسئلہ دینی میں پس رو گاندھی لکھتے ہیں جو گاندھی کہیں اوسی پر اپنے آپکو عمل پیرا
بتاتے ہیں قرآن وحدیث کی تمام عمارت ضیر شمار کرتے ہیں آپ ایک دو لفظ میں اونکے تاویل کریں گے خط تا
خط کیسے تاویل کریں گے ابو الکلام صاحب ان سب الزامات پر خاموش رہے مولوی
سید سلیمان اشرف صاحب نے اسی دوران میں عبد الماجد صاحب بدایونی کے شانہ پر ہاتھ رکھکر بہت
بلند آواز سے یہ الفاظ کہے کہ کہو یار تمھاری ہی کہدیں تمنے گاندھی کو کہا کہ خدا نے انکو مذکر بنا کر بھیجا ہے
یہ کفر ہے عبد الماجد صاحب اس پر خاموش رہے۔ اسکے بعد مولوی صاحبنے اپنی تقریر کو اسپر
ختم کیا اگر آپ لوگ اپنی تمام منافی دین حرکات کو چھوڑ دیجئے انسے اپنی بیزاری ظاہر کر دیں گے تو ہم خدمت
وحفاظت مقامات مقدسہ وخلافت اسلامیہ میں آپ کے ساتھ ہیں۔ ابو الکلام صاحبنے وعدہ کیا کہ جلسہ
کی روئداد میں یہ سب شائع کر دیا جائے گا۔

اسکے بعد جناب مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحبنے فرمایا کہ حرمین شریفین ومقامات مقدسہ وممالک
اسلامیہ کی حفاظت وخدمت ہمارے نزدیک ہر مسلمان پر بقدر وسعت وطاقت فرض ہے
اسمیں ہمیں خلاف نہ ہونہ تھا۔ اسیطرح سلطان اسلام وجماعت اسلامی کی خیر خواہی میں ہمیں کچھ کلام
نہ ہے نہ تھا۔ تمام کفار ومشرکین ونصاری ویہود ومرتدین وغیرہم سے ترک موالات ہم ہمیشہ سے
ضروری وفرض جانتے ہیں۔ ہمیں خلاف آپ حضرات کی اون خلاف شرع وخلاف اسلام حرکات
سے ہے جنمیں سے کچھ مولوی سید سلیمان اشرف صاحب نے بیان کیں اور جن کے متعلق جماعت کے ستر
سوال بنام اتمام حجت تامہ آپکو پہنچے ہوئے ہیں اون کے جواب دیجئے جبتک آپ اون تمام حرکات
سے اپنی رجوع نہ شائع کر دیں گے اور اونسے علیحدہ نہ ہو لیں گے ہم آپ سے علیحدہ ہیں اور اونکے بعد

خدمت وحفاظت حرمین شریفین ومقامات مقدسہ وممالک اسلامیہ میں ہم آپ کے ساتھ مگر جائز کوشش کرنے کو تیار ہیں مولوی ابو الکلام صاحب خاموش رہے اور اتمام حجت تامہ کا تمام سنگر ایسا اوڑ گئے گویا سنا ہی نہیں۔ اسی ضمن میں مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب نے خود مولوی ابو الکلام صاحب سے بالخصوص مخاطبہ فرما کر یہ جو کہا کہ "حضرت آپکو بھی تو اپنی حرکات سے توبہ کرنا ہے" اس پر ابو الکلام صاحب نے کہا کہ میری کیا حرکات ہیں مولوی حامد رضا خاں صاحب نے فرمایا کہ آپ نے خطبہ جمعہ میں گاندھی کی تعریف پڑھی۔ ابو الکلام صاحب نے اس سے سخت انکار کیا اور کہا کہ میری طرف یہ نسبت کذب ہے۔ اس کے بعد مرتضیٰ حسن در بھنگی نے اپنی تقریر شروع کی جسمیں مولوی سلیمن اشرف صاحب اور جماعت خدام آستانۂ رضویہ پر یہ الزام اپنی شباہت کہکر لگایا کہ انھوں نے خدمت وحفاظت مقامات مقدسہ وممالک اسلامیہ سے اتفاق رکھتے ہوئے پھر بھی عملاً کیا خدمت انجام دی۔ در بھنگی صاحب کی اثناء تقریر میں مولوی عبد الماجد وعبد الودود صاحبان نے اس الزام پر خاص جماعت بریلی کی نسبت زور دیا۔ مولوی سید سلیمن اشرف صاحب نے ابو الکلام صاحب سے کہا کہ جناب اس کا جواب ہوگا۔ اور میں نہیں آپکو ہی دینا ہوگا۔ ابو الکلام صاحب نے اولاً جواب کی اجازت دینے میں کچھ گفتگو کی مگر مولوی سلیمن اشرف صاحب کے معقول کر دینے پر در بھنگی صاحب کی تقریر ختم ہونے پر کھڑے ہو کر اپنی تقریر میں مولوی سید سلیمن اشرف صاحب کی در بھنگی صاحب کے قائم کردہ الزام مذکورہ بالا سے اپنے ذاتی علم کی بنا پر کامل برأت ظاہر کی۔

جناب مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب نے جماعت پر سے اس الزام کے دفع کے لئے ابو الکلام صاحب سے وقت چاہا مگر اونھوں نے نہ دیا اور اپنے جلسہ کی کارروائی شروع کر دی یہ ہے وہ جو واقع ہوا اب جمعیت والوں کی جمعیت دیکھئے اپنے اخیر دن اپنے اوس رقعہ کی نقل جو اعلیٰحضرت کے

لہ حالانکہ یہ اخبار مشرق میں شائع اور مولوی عبد الباری صاحب پر سو اگلا وارد ہونے کے علاوہ خود اون کے رکن رکین جناب مولوی احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی کی عینی شہادت ہے جسے وہ اپنے مضمون اظہار حق میں دبدبۂ سکندری والسواد الاعظم میں شائع فرما چکے ابو الکلام صاحب ہر جگہ کانوں پر ہاتھ دھرنے سے کام لیتے ہیں یہی برأت ہو تو نہ کبھی کسی چور پر چوری ثابت ہو سکے نہ کسی مجرم پر جرم ۱۲ منہ

حضور محض جان بچانے کو بھیجا تھا چھاپ دی اور رات ہی میں جو اوس کا دنداں شکن جواب گیا تھا چھپا لیا کہ کوئی جانے انھوں نے تو تحریر بھیجی ادھر سے جواب نہ آیا۔ اب ہم اوس جواب کو درج کرتے ہیں مسلمانان اہل انصاف خود ملاحظہ فرما کر خدا لگتی کہدینگے کہ جمعیت والوں نے کس کس مکر و حیلہ کی آڑ لیکر مناظرہ سے گریز فرمائی۔ یہ تحریری ثبوت ہیں اور خطوں کی رسیدیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ زبانی بکنے کو ہر شخص جو چاہے بک سکتا ہے۔

نقل خط جماعت جو بجواب رقعہ حیلہ نقبعہ مولوی ابوالکلام صاحب گیا اور ابتک لاجواب ہے اونھوں نے بکمال حیا اپنا رقعہ چلتے وقت چھاپا اور لاجواب جواب کو چھپایا مسلمانو وہ جواب یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مسٹر ابو الکلام صاحب آزاد

ہمارے آج چوتھے دن شب کے آٹھ بجے کے بعد آپکا ایک خط آیا بچاؤ کی تدبیر تو کسی نے اچھی سوجھائی کہ وہ کفریات و ضلالات و وبالات جو آپ حضرات برت رہے ہیں اور جن پر اعتراض ہے اور جو وجہ خلاف ہیں اون سب کو یکسر بالائے طاق رکھیے اور جن باتوں کی خود ادھر سے بار بار تصریح چھپ چکی اون میں مناظرہ چاہیے۔ کسنے کہا تھا کہ سلطنت اسلامیہ اور اماکن مقدسہ کی حفاظت بُری ہے کیا قرآن اقدس میں یہ حکم ہوا کہ سلطنت اسلام کی خیرخواہی ہر مسلمان پر فرض ہے کون مسلمان ہوگا کہ اماکن مقدسہ کی حفاظت نہ چاہیگا۔ کیا دبدبہ سکندری و السواد الاعظم میں اعلیٰحضرت کا ارشاد نہ چھپا کہ سلطان اسلام کی کفار سے جب جنگ ہو مسلمانوں پر حسب استطاعت اونکی امداد فرض ہے استطاعت سے زیادہ نہیں اسیطرح اماکن مقدسہ کی حفاظت علی حسب الوسعۃ

فرض ہے۔ کہا یہ تھا کہ جو طریقے اسمیں آپ حضرات برت رہے ہیں وہ کفر و ضلال و وبال و نکال ہیں
اس کا اگر آپ اقرار کرلیں تو مناظرہ ختم ہوگیا یہی ہمارا مدعا تھا۔ اب آمنا رہا کہ اون کفروں ضلالتوں بالوں
سے صاف توبہ جھاپ دیجئے اور ہندؤوں وہابیوں دیوبندیوں سے بالکل قطع کرکے تحفظ سلطنت
اسلامیہ و اماکن مقدسہ کی جائز و ممکن تدبیریں کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اگر انہی اون باتوں کا
کفر و ضلال و وبال ہونا قبول نہیں تو اسی میں خلاف ہے اسی پر مناظرہ ہے۔ اتمام حجت تامہ کے سوالات
اسی پر ہیں اونکا جواب لینے کو ہمیں اپنے جلسہ میں آنے دیجئے وقت بتائیے آپ کے اعلانوں میں
تو مطلق مخالفین پر جلسہ میں اتمام حجت کا وعدہ تھا ہم بھی مخالف ہیں اب علم کہکر موںھ نہ چھپائیے اور یہ
اوس سے بھی بڑھکر کہی کہ ترک موالات و اعانت اعدائے محاربین اسلام میں خلاف اے سبحٰن اللہ
ابھی تو ہم کہہ رہے ہیں کہ آپ صاحبوں نے قرآن کریم کو پس پشت ڈالا و دشمنانِ خدا سے موالات اتحاد
خلوص اخلاص کی ٹھہرائی اودھر سے کس غیر مسلم کی موالات کو کہا گیا آپ تو محاربین کی قید گڑھتے ہیں
اور ہم ہر کافر سے موالات مطلقاً حرام بتاتے ہیں۔ کیا المحجۃ المؤتمنہ صفحہ ۱۰۸ میں صاف تصریح نہیں کہ

موالات مطلقاً ہر کافر سے حرام ہے اگرچہ ذمی ہو اگرچہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی ہو۔ سبحٰن اللہ اپنے قصور کا دوسرے
پر الزام۔ مہربانا تحقیق حق اس بدلنے ٹالنے سے نہیں ہوتی نہ آپ ہم سے موںھ پھیر سکتے ہیں کہ آپکے
اعلان عام تھے کسی خاص کا نام نہ تھا نہ جلسے میں ہمارے مناظرے کو روک سکتے ہیں کہ جلسہ میں تمام
حجت بچھایا تھا نہ آپ اپنے کفریات و ضلالات کو کروڑی بنائے مخاصمت ہیں چھپا کر کوئی متفق علیہ بات
مناظرے کے لئے پیش کر سکتے ہیں اسکی نظیر تو یہی ہوگی کہ کسی پادری سے تین خدا ماننے مسیح کو خدا اور
خدا کا بیٹا جاننے وغیرہا کفروں پر مسلمان مناظرہ طلب کریں وہ جان بچانے کو کہے کہ سنا ہے کہ آپ لوگ
نبوت مسیح کے منکر ہیں اسمیں مناظرہ کر لیجئے۔ کیا اوس سے نہ کہا جائیگا کہ او مناظرہ سے بھاگنے والے
اور اولٹی ہانک ہانکنے والے نبوت مسیح سے کسے انکار تھا جن باتوں پر مناظرہ طلب تھا تو اونکو
صاف اڑا لے اور ایک متفق علیہ بات پر مناظرہ گا لے۔ کیوں جناب کیا اوسکے لئے بنے ہوئے پاگل
سے بہتر کوئی اور لقب تجویز کیجیے گا۔ اعلیٰحضرت بھی اگر اوس عیار پادری کو موںھ لگانے کے قابل جانتے
تو اون خلافیات پر مناظرہ فرماتے یا نبوت مسیح پر۔ آپکو اگر رقعہ بازیوں سے وقت ٹالنا اور تشریف لیجانا
ہو تو ویسے ہی کہدیجئے ورنہ فوراً فوراً ہماری مطبوعہ گزارش قبول کر کے ہمیں وقت دیجئے یا لکھدیجئے کہ ہم

اپنے اعلانوں کو استعفا دیتے اور اتمام حجت کے جھوٹے دعوے سے باز آتے ہیں بہتر تو یہ کہ ابھی ورنہ صبح آٹھ بجے تک جواب عطا ہو ورنہ آپکی اجازت سمجھی جائے گی کہ خود آپ کے مطبوعہ اعلان اجازت عام دے رہے ہیں والسلام علی من اتبع الہدی۔

طالبان مناظرہ

۱۳ رجب ۱۳۳۹ھ

جماعت مبارکہ نے روز اول ستر سوال کے ساتھ چھاپ دیا تھا

کہ جواب آپ حضرات کے تحریری دستخطی ہوں زبانی لفظ ہوا میں اوڑ جاتے ہیں مگر آپنے نہ سوالات اتمام حجت نامہ کا نام آنے دیا نہ اصحاب اربعہ طالبان مناظرہ کو وقت دیا نہ زبانی جمع خرچ کے سوا کوئی رستہ لیا اور نہ آپ اسپر قادر تھے نہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک قادر ہوں اور صاحبوں کے ساتھ وہی زبانی تو تو میں میں رکھی جسمیں آپکو جو چاہیں بنا لینے انہوئی جوڑ کر ناواقفوں کو بہکا لینے کا موقع رہے اسکا علاج یہ ہے کہ مولوی ابو الکلام صاحب اور عبدالماجد بدایونی صاحب اور ہم ایک میدان میں جمع ہو کر مباہلہ کرلیں واحد قہار جل وعلا سے امید واثق ہے کہ جھوٹے پر فوراً اپنا عذاب اوتاریگا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

اور پھر کچھ بھی سہی اصلی مابہ النزاع اصل بنائے مخاصمت یہی آپ حضرات کے کفریات وضلالات و ضلالات جنکا مختصر ذکر اتمام حجت نامہ میں ہے وہ کدھر گئے مناظرین جماعت کا مناظرہ تو بدستور قائم ہے کہ آپنے ایکبار بھی اونکی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ ہم عرض کر چکے کہ ہار جیت مقصود نہیں اللہ ورسول کے واسطے تحقیق حق منظور ہے آپ اگر حق پر ہیں ستر سوالات کے جواب منصفانہ دیجئے اور ہمیں بھی اپنے ساتھ لیجئے ورنہ حق قبول دیجئے اور اپنے ساتھ عوام کا دین برباد نہ کیجئے۔ اتنی سی بات ہے ادھر ادھر اسی پیرنے کی حاجت نہیں۔ اب وقت مقرر کیجئے اور مولوی ابو الکلام و

مولوی عبدالباری و عبدالماجد صاحبان جمع ہو جائیں اور تشریف لائیں یا ہمیں بلائیں اجتماع ونکا وہ جلسہ ہو جسکا جسمیں نصرانی طرز کی تقلید تھی مناظر کو پانچ منٹ گنکر دیئے جاتے اور اول کے بعد باغالبان مناظرہ بولنے نہ پائے حق کا صاف ہونا چاہتے ہو تو راہ حق یہ ہے والسلام علی من اتبع الہدی۔

.

ازاراکین جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نادان بھولی انجمن

آقا نے ایک احمق نوکر رکھا تنخواہ مقرر کی اور کہا خوش ہوں گے تو اضافہ کر دیں گے۔ اونٹ گم گیا نوکر نے بالاخانے پر جا کر آقا سے پوچھا اونٹ یہاں تو نہیں آیا۔ اونھیں ہنسی آئی کہا اضافہ کیجئے۔ اہل سنت کے کتنے بیانات اعلانات شائع ہیں کہ مشرکین سے وداد واتحاد و غلامی انقیاد و غیر اعتماد کسی امر دینی میں استعانت و استمداد اونکی جیسی تعظیمیں جس طرح ہو رہی ہیں وہابیہ سے میل و دیوبندیہ سے اختلاط اونکی تعظیمیں صدارت رکنیت وغیرہا امور برباد کن دین و بیخکن اسلام ہیں۔ ان باتوں میں مسلمانوں کو ان سے نزاع ہے اور جب تک وجہ نزاع قائم اتفاق ناممکن۔ کیا خلافت کمیٹی ان سب باتوں سے باز آئی کیا ان سے بچی تو یہ شائع کر دی کہ اہل حق کو اپنی شرکت کی طرف بلاتی ہے۔ کیا مولوی عبد سلیمن اشرف صاحب نے ان امور کو جائز بتایا تھا کیا مسئلہ حمایت سلطنت اسلام وحفاظت اماکن مقدسہ و ترک موالات کفار کہ خالص دینیات ہیں۔ انھیں مشرکین سے اتحاد منایا تھا کہ بھولی انجمن اضافہ مانگتی ہے۔ طرفہ یہ کہ طالب شرکت خود مایۂ فساد و فرقہ بندی یعنی دیوبندی یا اونکے بندہ و بندی۔ آپ کے اسی جلسے کے دوران میں اہل حق کا اعلان چھپا۔

پیارے نبی علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کی پیاری آواز اور اوسمیں کھولکر بتایا گیا کہ کمیٹی دین الٰہی میں اپنے اختراعوں۔ افتراؤں سے اوس حدیث صحیح کی مصداق ہے

کہ آخر زمانے میں دجال کذاب آئیں گے جو وہ باتیں لائیں گے کہ مسلمانوں کے باپ دادا نے

بھی نہ سُنیں ۔ مسلمان اون سے دور رہیں اونھیں اپنے سے دور کریں کیا کمیٹی نے اون باتوں سے توبہ شائع کر دی یا حکم نبوت منسوخ کرنے آئی ہم ہزار بار کہہ چکے اور ہمیشہ کہیں گے اور اب بھی

اعلان

ہے کہ مشرکین و وہابیہ و دیوبندیہ کو قطعًا خارج کر دو خالص سنی رہجاؤ اور تمام کفریات و ضلالات و بالات سے جنکے مرتکب ہو رہے ہو توبہ چھاپ کر باز آؤ سلطنت اسلام و اماکن مقدسہ کی حفاظت جائز و ممکن و مفید طریقوں سے چاہو ہم تمہارے ساتھ ہیں بلکہ تمہاری خدمت کو حاضر ہیں ۔

مُطالبہ

جناب مسٹر ابوالکلام آزاد صاحب نے جناب مولوی سید سلیمن اشرف صاحب سے عاجز آکر بر سر جلسہ اقرار کر دیا کہ تمام کفار سے موالات مطلقًا حرام ہے اب کیوں نہیں ہنود سے مقاطعہ کیا جاتا فورًا اسپر عمل کیجئے اور اعلان چھاپئے حرام پر اصرار کو جناب مولوی عبدالباری صاحب کفر لکھ چکے ہیں ۔

مؤاخذہ

اوسی جلسہ میں جناب آزاد صاحب علانیہ یہ اگلی بھی فرما چکے ہیں کہ گاندھی کا پس روبت پرست اور گاندھی اوسکا بت اتبواس سے باز آئیے اور مولوی عبدالباری صاحب سے بھی بت پرستی چھڑائیے ۔

تقاضا

آسمان و زمین کے مالک کی قسم کہ اتمام حجت تامہ نری بار جیت کے لئے نہیں تحقیق حق کیواسطے ہے کمیٹی کا جلسہ کیا جانے دیجئے جناب مولوی عبدالباری و جناب ابوالکلام آزاد و عبدالماجد بدایونی صاحبان تو نہیں گم گئے اب اونسے جواب کیلئے کہیے کہ بات صاف ہونے پر یا ہم آپ کے شریک ہو جائیں گے یا آپ ہمارے ۔

اطلاع

جناب مولوی سید سلیمین اشرف صاحب کو رئیس وفد جماعت مناظرین کہنا غلط ہے ارکین جماعت
اپنے مطالبوں کی بنا پر اتمام حجت تامہ کا مناظرہ کرنے تشریف لیگئے تھے جنھیں وقت
ندیا گیا اور مولانا سید سلیمین اشرف صاحب اپنے انفرادی خط کی بنا پر فقط۔

ارکین جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ علیہ افضل الصلاۃ والثناء

۱۱ رجب ۱۳۳۹ھ

نامی نامہ جناب مولانا مولوی حافظ حکیم محمد نعیم الدین صاحب جو جلسہ کی کیفیت واقعیہ کو ظاہر کرتا ہے اور کذابوں کے کذب کا پردہ کھولتا ہے

سیدی دامت برکاتہم
سلام نیاز کے بعد گذارش حضور سے رخصت ہوکر مکان پہنچا
یہاں آکر میں نے اتمام حجت تامہ کا مطالعہ کیا فی الواقع یہ سوالات فیصلہ ناطقہ ہیں اور یقیناً ان سوالات
نے مخالف کو مجال گفتگو اور راہ جواب باقی نہیں چھوڑی۔

میں سچ عرض کرتا ہوں اور بقسم عرض کرتا ہوں کہ اس مکالمہ میں ایسی بین اور زبردست فتح ہوئی ہے
جسکا کبھی تصور بھی نہ تھا۔ وہ بے معنی پرجوش مجمع جو گاندھی اور شوکت علی کے خلاف کوئی بات سننا
گوارا ہی نہیں کرتا۔ محمد علی جناح اور لاجپت رائے کو یہ میسر نہیں ہے کہ ایک کلمہ خلاف کا زبان سے
نکال سکیں۔ ناگپور میں شوکت علی کو مولانا نہ کہنے اور مسٹر کہنے پر محمد علی جناح کو شیم شیم اور غیرت
غیرت کے آوازے سننے پڑے۔ اور بریلی کے جلسہ کیلئے تو تمام ہندوستان میں شور مچایا گیا تھا اور
اخباروں اشتہاروں کے ذریعہ سے بہت جوش پھیلا دیا گیا تھا۔ ہزار مولوی ہوتے تو ممکن نہ تھا
کہ اس مجمع میں روبرو کھڑے ہوکر خلافت کمیٹی کے تمام ارکین کا ایسا صریح خلاف کرسکتے۔ اگر یہ جلسہ
بریلی میں ہوتا تو یہ بات میسر نہ آتی۔ مگر بے شبہہ یہ حضرت کی کرامت اور حضرت کے فضل و کمال
کی ہیبت تھی کہ ابو الکلام جیسے زبان آور شخص کو مجمع میں یہ سب کچھ سننا پڑا۔ میرا خیال ہے کہ ضرور

ابوالکلام کو تمام حجت کے مطالعہ کا موقع مل چکا تھا۔ اور راوی نے اون میں بہت باقی ترجمہ کی تھی حقیقۃ الامر یہ ہے کہ یہ لوگ ترک موالات کو حکم شریعت سمجھکر نہیں مانتے ہیں یہ تو مسلمانوں کو اپنے موافق کرنے کے لئے آیتیں تلاوت کر لیتے ہیں مانتے تو میں گاندھی کا حکم سمجھکر یہی وجہ ہے کہ ترک موالات کیساتھ ہنود سے موالات فرض سمجھتے ہیں آج تمام ہندوستان جانتا ہے کہ خلافت کمیٹی صرف گورنمنٹ سے ترک موالات بتاتی ہے۔ اور ہنود سے موالات بلکہ اونکی رضا میں فنا ہو جانا ضروری قرار دیتی ہے۔ اور اسپر ہمیشہ جلسوں میں زور دیے جاتے ہیں۔ اخباروں میں اسپر مضامین کس شد و مد سے لکھے جاتے ہیں۔ اور یہ خلافت کمیٹی کا مقصود اعظم اور پہلا نصب العین ہے۔ خلافت کمیٹی گاندھی کی بدولت تو وجود میں آئی اونکے اشاروں پر تو چل ہی رہی ہے پھر ہنود سے ترک موالات حرام و کفر نہو تو کیوں نہو۔ کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ ابوالکلام نے بھرے مجمع میں صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ بیشک موالات تمام کفار و مشرکین سے ممنوع و حرام ہے جیسے نصاریٰ سے ناجائز ایسی ہی ہنود سے ناجائز کون کہتا ہے کہ آیۂ ممتحنہ سے موالات غیر محاربین کا جواز نکلتا ہے کس ذمہ وار شخص نے ایسا کہا ہے اگر ہندوستان کے ۲۲ کروڑ ہندو سب کے سب گاندھی ہو جائیں اور مسلمان اونکو اپنا رہنما بنائیں تو یہ بت پرست ہیں اور ہم بچے سب بت، یہ تقریر پر زور الفاظ کیساتھ ابوالکلام نے اوس مجمع میں کی جہاں ہندو بکثرت موجود تھے مگر اونپر ایسا خوف غالب تھا کہ وہ اونکی دلداری بھول گئے اور یہ انکی کہنے لگے اگر اور کچھ نہوتا صرف اتنی ہی بات ہوتی جب بھی میں کہہ سکتا تھا کہ ہماری زبردست فتح و کامیابی اور اونکی حد درجہ کی ذلت و شکست ہوئی مجمع کو یہ باور کرانیکے لئے کسی دلیل کے کیا معنی اشارہ کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ خلافت کمیٹی محبت ہنود کو جزو ایمان سمجھتی ہے۔ وہ مجمع ہندوؤں سے ترک موالات کی فرضیت ابوالکلام کی زبان سے سنکر کیا اس بات کا اندازہ نہ کر سکا کہ اسپر کیسا خوف غالب ہے کہ یہ خلافت کمیٹی کے اصل اصول اور سنگ بنیاد ہی کو اوکھاڑے پھینکے دیتے ہیں۔ جو منظر میری آنکھوں نے دیکھا حضرت کے سامنے اوسکی تصویر پیش کرنے سے عاجز ہوں۔ اس ایک ہی اقرار نے اونکی اور جمعیۃ العلماء کے تمام مجمع کی عزت و آبرو تو خاک میں ملا دی۔ پھر کفریات کا شمار اور قربانی کے مسئلہ میں خلافت

کمیٹی اور جمعیۃ العلماء دونوں کو مجرم قرار دینا مولوی عبد الماجد صاحب کے شانہ پر ہاتھ رکھکر یہ کہنا کہو میاں تمھاری بھی کہدیں پھر اون کے غدر بنانے کا ذکر کرکے اوسپر کفر کا حکم لگانا۔ مولوی عبد الباری صاحب پر کفر کا حکم لگانا کفریات کا ذکر کرنا اور ابو الکلام کا سب سے جان چھڑانا کسی کا جواب ندینا یہ اونکے مبہوت اور حواس گم کردہ ہونے کی دلیل نہیں اونکے عجز تام اور لاجواب محض ہوجانے کا اکمل ثبوت نہیں تو کیا ہے۔ کیا وہ ایسا ہی خاموش ہوجانیوالا شخص ہے کیا کسی دوسرے مقام پر بھی اونکو ایسا ہی دبا سکتے تھے۔

بریلی میں جمعیۃ الوہابیہ کے جلسے میں اس اعلان کے ساتھ ابو الکلام اور تمام جمعیت کے مونھ پر اونکے کفر کے حکم لگائے جائیں اور وہ سب دوختہ دہاں ہوں۔ یقیناً یہ حضرت کی کرامت اور حق کی شاندار عظیم الشان فتح ہے۔

فتح میں کیا کسر رہ گئی کیا ابو الکلام اپنے مونھ سے یہ بھی کہدیتے کہ میں ہار گیا۔

جسوقت ابو الکلام تقریر کر رہے تھے میں اونکی برابر بیٹھا تھا میں دیکھ رہا تھا کہ اونکا بدن بید کی طرح لرز رہا ہے یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ اوس مقابلہ کا اثر تھا یا اونکی ایسی عادت ہی ہے مجمع مولوی سلیمن اشرف صاحب کی تقریر کو دل لگا کر سن رہا تھا۔ لوگوں کی شکایت ہو رہی تھی کہ مولانا بلند آواز سے تقریر فرمائیں یہانتک اچھی طرح آواز نہیں پہنچتی۔ اللہ اکبر کے نعرے لگائے جاتے تھے یہ اثر دیکھکر خود ابو الکلام سبحان اللہ اور جزاک اللہ کہتے جاتے تھے۔ دوسرے روز اگرچہ جمعیۃ العلماء کا جلسہ نتھا کانگریس کا جلسہ تھا وہ دوسری چیز ہے مگر جو مقرر ہندو ہو یا مسلمان وہ کل کی خفت مٹانے اور بگڑی ہوئی بات کو بنانیکے درپے رہا اور کوئی صورت بات بنانیکی خیال میں نآئی بجز اسکے کہ ہم مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ حضرات آئے اور انھوں نے شرکت فرمائی۔ اور صلح ہوگئی۔ روانگی کیوقت بریلی کے اسٹیشن پر ایک تاجر صاحب نے مجھسے کہا کہ ابو الکلام جسوقت بریلی سے جا رہے تھے میں اونکے ساتھ تھا وہ یہ کہتے جاتے تھے کہ اونکے جسقدر اعتراض ہیں حقیقت میں سب درست ہیں ایسی غلطیاں کیوں کیجاتی ہیں جنکا جواب نہوسکے اور اونکو اسطرح گرفت کا موقع نملے میں اپنی اس مسرت کا اظہار نہیں کرسکتا جو مجھے اس فتح سے حاصل ہوئی۔ میدان مولوی سلیمن اشرف صاحب کے ہاتھ رہا۔ حضرت کے

غلاموں کی ہمت قابل تعریف ہے ۔حضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب نے ابوالکلام سے فرمایا کہ آپ توبہ کیجیے ۔ اونھوں نے کہا کس چیز سے فرمایا اپنے کفریات سے یہ سنکر وہ بھوچکا ہو گئے اور کہنے لگے میں نے کیا کفر کیا ہے اوسوقت کسی کی نظر میں ابوالکلام ایک طالب علم کی برابر بھی نہیں معلوم ہوتے تھے ایک طرف سے مولانا بسان میاں اعتراض کرتے ہیں ایک طرف سے مولوی حسنین رضا خانصاحب الزام دیتے ہیں وہ سوائے قسمیں کھانے اور اپنے اوپر لعنت کرنے کے اور کچھ جواب ہی نہیں دیسکتے ۔ یہ تمام کارروائی کرکے مولانا حامد رضا خانصاحب اون سے دستخطی تحریر چاہی ۔ اونھوں نے روداد میں چھاپنے کا وعدہ کیا اونھوں نے فرمایا کہ جبتک ہمارے ان تشتر سوالات کے جواب نہ لیں اور ہر شخص اپنے اپنے کفریات سے توبہ نکرے اوسوقت تک ہماری آپکی صلح نہیں ہو گی ۔ یہ نہایت زبردست باتیں تھیں اور حضرت کے صدقے میں ابوالکلام صاحب کو بالکل دبا لیا تھا ۔ اب ضرورت ہے کہ جلد سے جلد اسکی اشاعت کیجائے ۔ اگرچہ وہ مضمون بڑھ گیا ہے لیکن روداد جلسہ کی صورت میں چھاپا جائے ۔ اور آخر میں مطالبہ کیا جائے کہ جن باتوں کا ابوالکلام نے اقرار کیا ہو مثلاً ہندو سے ترک موالات اوسپر عمل کرکے دکھائیں اور اپنی تحریر میں اوس اقرار کو شائع کریں اور جن کفریات سے مجمع عام کے اندر سکوت کیا گیا ہے وہ سب کے مسلم کفر ہوئے ۔ اگر جواب ہوتا مجلس مناظرہ میں کس دن کیلئے اوٹھا رکھا جاتا نیز یہ کہ مولوی حامد رضا خانصاحب نے تشتر سوالوں کے جواب کا جو مطالبہ کیا تھا اوس کا جلد سے جلد جواب دیا جائے ۔ یہ روداد کثیر تعداد میں بہت جلد شائع ہو تو نہایت بہتر ۔ والسلام

حضور کا حلقہ بگوش
نعیم

جانسوز فریاد حرم بدربار کرم

تم سے فریاد ہے سرکار رسالت میری
نام کے ہین جو مسلمان وہ عدو ہین میرے
ہین یہ سوراج کے خواہان نہین ہین یہ طالب
آپ ہی تو یہ نصارے کے مددگار بنے
آپ کہتے ہین کہ اللہ نے ارشاد کیا ق
آپ ہی کرتے ہین سو نخر بھر کے خدا کی تکذیب
جنگ بلقان ہین چندے کے لاکھون ہضم
انکو دعوے ہے کہ اسلام کو چمکاتے ہین
[illegible] منایا جو ہین میرے بدخواہ
فتح بغداد پہ جب تار نصارے کو دیے
فتح بغداد سے غم مجھکو ہوا انکو خوشی
نجدیون ہی نے ستم ایسے بھی مجھپر ڈھالے
اب بھی بدبخت وہی مجھپہ ستم کرتے ہین
انکے ظلمون نے تو بیحد مجھے مظلوم کیا
مجھکو بتخانہ کا ہم سمجھتے ہین یہی
عمر آیات و احادیث مین جتنی گزری
جانتے ہین کہ مقدس نہین سنگم پریاگ
گنگا جمنا کی زمینون کو مقدس بولین
بت پرستون کو مساجد مین کیا واعظ دین
گاندھی کو بھیجدیا حق نے مذکر کر کے
خطبۂ جمعہ مین داخل کرین مدح مشرک
گئو ماتا کو بچاتے ہین یہ قربانی سے

کیجیے گمراہون کے حملون سے حفاظت میری
انکے دل مین نہین واللہ محبت میری
دھوکے دینے کو یہ بنتے ہین جماعت میری
آپ ہی روتے ہین چھپ چھپ کے مصیبت میری
اب کبھی کفر سے ہوگی نہ معیت میری
دست کفار مین گاگا کے حکومت میری
نہ تو ترکون کی مدد کی نہ اعانت میری
کیا کبھی پس رو گاندھی تھی شریعت میری
مشرکون سے یہ کرائینگے حمایت میری
حیف اوس وقت نہ یاد آئی مصیبت میری
واہ کیا خوب نباہی ہی رفاقت میری
دل سے ابتک نہ گئی انکے عداوت میری
چاہتے ہین کہ ہو برباد عمارت میری
ہوگی محشر مین خدا سے یہ شکایت میری
حاصل اسکو ہے بتاتے ہین زینت میری
بت پرستی پہ چڑھا دی یہ کی حرمت میری
مہرو بانند مقابل مرے صورت میری
معبد کفر کو دیتے ہین طہارت میری
بس چلے گا تو بنا دینگے یہی گت میری
انکے کفرون سے مکدر ہے طبیعت میری
مجھ مین بت رکھ کے مگر جائینگے حرمت میری
مشرکان سے یہ ہے الفت کہ محبت میری

ٹکٹی مشرک کی اٹھاتے ہیں دھرم سے تو کہیں
رام لچھمن پہ چڑھیں پھول تلک لگوائیں
پوجنے کیلیے قرآن کو مندر لیجائیں
ساتھ قرآن رکھا ڈولے میں رامائن کے
تمکو مجھ سے مجھے اب تم سے علاقہ کیا ہے
بیٹھو دیکر مجھے پھر میری مدد کا دعوے
انھیں دنیا کے طلبگاروں نے لیڈر بنکر
فخر سے کہتے ہیں ہر دم کہ ہیں رہبر گاندھی
تو نصارے کا طرفدار بتاتے ہیں اسے

ق

شیوۂ کفر ہے یہ یا ہے طریقت میری
انکے ہاتھوں سے چمکتی ہے عداوت میری
بت پرستو۔ نہ رہی تم کو ضرورت میری
کیوں نہ بت خانہ سے پھر جائے محبت میری
کیوں نہ بیزار رہے اب تم سے جماعت میری
سو نہ ہو گنگا کی طرف اور اعانت میری
لاکھوں چندے کے ڈکارے ہیں بدولت میری
معترض ہوتی ہے جب اس پہ جماعت میری
کیا نہیں ہے یہ کھلے بندوں اہانت میری

گاندھوی فرقہ مرا نام نہ لے دور الگ
صاحب فتح تمہیں ہیں مرے مولی پیارے

نہ مجھے تیری نہ تجھکو کوئی حاجت میری
اب ہوئی اب ہوئی سرکار سے نصرت میری

المشتہر فقیر غریب اللہ قادری رضوی بریلوی

عکس : رسالہ دوامغ الحمیر صفحہ ۶۲ تا ۶۴